ادبیات

غزل

جناب آلم مظفر نگری

میں تو صبح و شام جگا رہا ہوں جہاں کو غفلتِ عام سے
کروں کیا نہیں کوئی آشنا یہاں میری طرزِ کلام سے

سرِ طور برقِ تپاں نہ تھی مری اس فغاں کا ظہور تھا
جو اٹھی تھی لے کے اثر کبھی مرے دل کے سوزِ تمام سے

وہی نغمہ سازِ حیات پر، سرِ بزمِ عشق مُغنّیہ
جسے ربط روزِ ازل سے ہے مرے سازِ دل کے مقام سے

طلبِ جمال کے واسطے سرِ طور جاؤں میں کس لئے
مری چشمِ شوق ہے مطمئن کسی جلوۂ لبِ بام سے

وہی سازشیں، وہی آفتیں، ابھی ہمنوا ہیں چمن چمن
ہوا کیا!! اگر مجھے مل گئی جو رہائی حلقۂ دام سے

تو حرم میں ہو کہ ہو دیر میں تری سجدہ گہ ہو مقامِ دل
کہاں معتبر ہے وہ مقتدی جو پھرا ہے اپنے امام سے

کہاں ذوقِ نغمہ کی شورشیں، کہاں رنگ و بو کی لطافتیں
نہ صدائے مرغِ سحر ملی، کبھی گُل کی طرزِ کلام سے

دلِ خار میں بھی ہیں کاہشیں، لبِ گُل پہ بھی ہیں شکایتیں
سرِ گلستاں نہیں مطمئن، کوئی باغباں کے نظام سے

یہ نجومِ صبح کی روشنی، یہ گُلوں پہ بادۂ شبنمی
چمنِ جہاں تو سجا ہوا ہے شرابِ جام بجام سے

ابھی میکدے کے سکوت میں، کئی انقلاب ہوں رونما
میں وفورِ مستیٔ شوق میں جو لڑا دوں جام کو جام سے

جو ہے دیدہ ور رہے قید میں، کسی وقتِ خاص کا منتظر
یہ سبق ملا ہے آلم مجھے اک اسیرِ حلقۂ دام سے